خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ | 6-فروری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
☎ 213029
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 28 | جمعہ 8 شوال - 1418ھ 6 تبلیغ 1377ہش 6-فروری 1998ء

یہ گھر بے بنیاد ہے - ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اطلاع دے دے اور کسی کو اچانک موت آجاوے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے سارے آدمیوں کو مٹی میں دبایا اور اولادوں کو دفن کیا۔ مگر کچھ ایسے سخت دل ہوتے ہیں کہ وہ موت ان پر اثر نہیں کرتی اور تبدیلی ان میں نہیں پائی جاتی۔ یہ بد قسمتی ہے۔ یہ تماشہ سلاطین کے ہاں بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھوں لاکھ خون ہو جاتے ہیں۔ ان پر کوئی اثر نہیں۔ مساکین کے مال لیتے ہیں اور خود عیش کرتے ہیں۔ بڑی بھاری غفلت کا نمونہ ان کے ہاں دیکھا جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 58)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوق خدا۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان رہزن نہ ہو سکے اس وقت تک ٹھوکر کا اندیشہ ہے، لیکن جب دنیا کی برائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل جاتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ عزم کرلے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں تو خدا اسے بچا لیتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 554)

احساسات کی صفائی اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ظاہری سامانوں کی فراوانی خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ دماغ کی پراگندگی دولت کو حقیر کر دیتی ہے۔ خیالات کی تکلیف ظاہری تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ بچپن میں میں نے ایک ریڈر میں پڑھا تھا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک جانور ایک پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر لے گیا۔ جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار اس جانور کے تعاقب میں گئی اور اس چوٹی پر چڑھ گئی۔ بچہ کو حاصل کر لیا لیکن اب چوٹی سے اتر نہیں سکتی تھی۔ بمشکل اس کو اتارا گیا۔ وہ چوٹی جس پر لوگ عام حالات میں چڑھ نہیں سکتے تھے وہ عورت اس ماتا کی ماری چڑھ گئی۔ اس عورت کے دل میں جو اپنے بچے کی محبت تھی اس نے جو انگیخت کی وہ کمزوری پر غالب آگئی اور وہ اس پر چڑھ گئی۔ پس معلوم ہوا کہ اصلی اور اعلیٰ درجہ کی چیز جو سب چیزوں میں عمدہ ہے۔ وہ خیالات کی صفائی ہے۔ ظاہری غلامی سے کہیں بڑی اور خوفناک غلامی خیالات کی غلامی ہے۔ خیالات سے جو بے اطمینانی ہوتی ہے ان کے باعث بادشاہوں نے اپنی بادشاہیوں کو چھوڑ دیا اور حکومت کی کوئی پروانہ کی۔ بدھ نے بادشاہی اس لئے چھوڑی کہ وہ بادشاہی میں اطمینان قلب نہیں پاتا تھا۔ مسلمانوں میں بھی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے حکومتوں کو خیالات کی بے اطمینانی کی خاطر چھوڑ دیا۔

احساسات کی صفائی اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے۔ انسان کے خیالات پاک نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی طرف سے مدد نہ آئے۔ جن لوگوں نے محض اپنی کوشش سے پاک ہونا چاہا وہ اندھیرے میں ٹھوکریں ہی کھاتے رہے۔ اور آخر جب معلوم ہوا تو یہ کہ وہ بیمار ہیں۔ ان لوگوں کو خاص باتوں کی دھن ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاک ہو رہے ہیں مگر وہ انجام کار نامراد ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک دھوکے میں پڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خیالات رائج کرتے ہیں۔ وہ نہ ان کے لئے باعث تسلی ہوتے ہیں نہ دوسروں کے لئے بلکہ آزادی کی بجائے انہوں نے اپنے آپ کو اور دوسروں کو قید کر دیا۔ ان کے ذریعہ نہ حقیقی راحت ملتی ہے نہ اطمینان مل سکتا ہے۔ اطمینان اسی کو ملا ہے جس کو خدا کی آواز آئی اور اس کو راستہ بتایا۔ وہی تسلی پانے والے ہیں جنہوں نے ان سے تعلق پیدا کیا۔ جن کو خدا کی آواز آئی۔ اور ان کے ذریعہ جو صفائی خیالات حاصل ہوتی ہے وہ عام حالات سے بہت ارفع و اعلیٰ اور بالا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 20- اپریل 1923ء)

○○○

تقرر سیکرٹریان وقف جدید

امراء اضلاع اپنے ضلع کے لئے اور امراء مقامی و صدران جماعت ہر جماعت کے لئے موزوں احباب کے نام سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین تجویز کر کے جلد ارسال فرمادیں۔

ناظم وقف جدید ربوہ

ایک بین الاقوامی اعزاز

○ مکرم میجر (ر) عبداللطیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

احباب جماعت کے لئے یہ خبر خوشی کا باعث ہوگی کہ انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر آف کیمبرج (انگلینڈ) نے محترمہ پروفیسر ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ کو پبلک ہیلتھ میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور انفرادی کامیابیوں کی بدولت جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں پر 98-1997ء کی "عظیم بین الاقوامی شخصیت" کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں "ڈین" کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ آپ فلائیٹ لیفٹیننٹ ایم ایس مبشر کی بیوہ اور حضرت بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کی دختر ہیں۔ اور خاکسار کی نسبتی بہن ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

نکاح

○ عزیزہ عائشہ امتہ السلام بنت مکرم احمد عبدالمنیب صاحب آف فیکٹری ایریا۔ ربوہ حال مقیم جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم عرفان احمد باجوہ صاحب ولد مکرم احسان احمد باجوہ صاحب (وفات یافتہ) آف دارالعلوم شرقی ربوہ۔ حال مقیم یو۔کے مبلغ چھ ہزار پونڈ حق مہر پر مورخہ 21 دسمبر 1997ء بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھا۔ عزیزہ عائشہ امتہ السلام صاحبہ مکرم اسفندیار منیب صاحب مربی سلسلہ کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ ہیں اور عزیز مکرم عرفان احمد باجوہ صاحب ان کے پھوپھی زاد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم ظہیر احمد صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-1-6 کو پہلے بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام ہبتہ المتعالی عالیہ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب دارالبرکات ربوہ کی نواسی اور مکرم رانا نذیر احمد صاحب نصیر آباد ربوہ کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند بنائے۔

جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6 تبلیغ 1377 ھش — 6 فروری 1998ء

آیئے متوکل بن جائیں

توکل کرنے اور توکل نہ کرنے میں بڑا باریک سا فرق ہے۔ ایک شخص اس طرح توکل کرتا ہے کہ خود کچھ بھی کرنے کا اہتمام نہیں کرتا اور ساری بات خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اسی پر توکل کرتا ہوں وہی میرا کام کر دے گا۔ دوسرا شخص خدا تعالیٰ پر توکل تو کرتا ہے لیکن خود بھی بہت سا اہتمام کرنے کے بعد۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سوجھ بوجھ دی ہے۔ ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ میں ان سے کام لے کر خدا تعالیٰ پر اس لئے توکل کرتا ہوں کہ آخر ہر بات کا نتیجہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے دیکھا ان دونوں اشخاص نے کس طرح توکل کیا۔ کہتے ہیں نا کہ ایک شخص نے اونٹ کھلا چھوڑ کر خدا تعالیٰ پر توکل کا اظہار کیا تو اسے بتایا گیا کہ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو پھر خدا تعالیٰ پر توکل کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سے جو نتائج متوقع ہیں وہ حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو ضرور کرنا چاہئے۔ اور جو کچھ کرنا چاہئے اسے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر اس بات کو چھوڑنا چاہئے کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔

پس توکل کرنے کے مختلف انداز ہیں۔ سب سے بہتر انداز یہ ہے کہ انسان کام بھی کرے۔ ہاتھ پاؤں ہلائے اور پھر خدا تعالیٰ پر توکل بھی کرے کیونکہ اس کا ہاتھ پاؤں ہلانا ہی اس کی آخری منزل نہیں ہے۔ اس نے جو نتیجہ حاصل کرنا ہے وہ تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پورا اہتمام کرنے کے باوجود اس اہتمام کو حرف آخر نہ سمجھے گویا کہ تعلق خدا ہی سے رکھے۔ اگرچہ کام دنیا کے بھی کرے۔ ایسا کرے تو اسے صحیح معنوں میں متوکل کہا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دنیا سے توڑے اور خدا تعالیٰ سے جوڑے۔ اگرچہ دنیا سے توڑنے والی بات کو پوری طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ پہلے ہم نے کہا ہے یہ نہیں کہ خود کچھ بھی نہ کرے۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل کا اظہار کرے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے کام اسی طرح کرے جس طرح دنیا کے کام کئے جانے چاہئیں اپنی سمجھ بوجھ سے کام لے۔ کوشش کرے۔ محنت کرے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اس کا تمام تر بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے۔ اس کے دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہی مدد کرے گا تو اس کے کام سرانجام دیئے جا سکیں گے۔ ان کا صحیح نتیجہ حاصل کیا جا سکے گا۔

پس ہمیں دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کام کرتے ہوئے دنیا کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے ہی ہم صحیح معنوں میں متوکل کہلا سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق جڑ سکتا ہے۔

پس آیئے ہم دنیا میں رہتے ہوئے کلی طور پر خدا کے ہو جائیں۔ جو کچھ بھی کریں اس کے نتائج خدا تعالیٰ پر چھوڑیں اور اسی پر توکل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میری آنکھوں میں آپ کے آنسو
میرے زخموں میں آپ کی خوشبو
ہم میں کب کوئی فاصلہ آیا
ہم اگر تھے تو تھے فقط من و تُو
زیرِ لب کہہ رہا ہوں میں سب کچھ
کوئی سن لے نہ مری ہاؤ ہُو

ابو الاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

ہم ممبرات و عہدیداران لجنہ اماء اللہ یو۔کے۔ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی ربوہ کی اندوہناک وفات پر اپنے انتہائی جذبات غم و ہم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپ کی وفات صرف جماعتی صدمہ ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے فرداً فرداً بھی بہت دکھ اور غم کا باعث ہے۔

آپ کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی بعض بشارات آپ کی ذات میں پوری ہوئیں۔ مثلاً 1907ء کی یہ بشارت کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خلاف توقع لمبی عمر دی اور اللہ تعالیٰ نے اسے صاحب امر بنایا۔ چنانچہ آپ نے مختلف عوارض، خصوصاً دل کی بیماری کے باوجود لمبی عمر پائی اور 45 بار امیر مقامی بنے۔ آپ مختلف حیثیتوں سے اہم جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ مثلاً مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے تحت متعدد اہم عہدوں پر فائز ہو کر جماعتی خدمات کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح آپ کو بطور ناظر اعلیٰ، صدر مجلس مشاورت اور صدر صدر انجمن احمدیہ کے بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ یہ سب آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں کی نشاندھی کرتی ہے۔

آپ منصب امامت کا انتہائی احترام رکھتے تھے، امام جماعت پر دل و جان سے فدا ہونے والے، اور امامت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔ صحیح قوت فیصلہ رکھنے والے، صائب الرائے اور نہایت دلیر انسان تھے۔ سادہ طبیعت پائی تھی۔ ساری زندگی بہت سادہ گذاری۔ بہت بے لوث اور ہمدرد اور دوسروں کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔

اس صدمہ کے موقعہ پر ہم جملہ عہدیداران لجنہ اماء اللہ یو۔کے۔ اپنی طرف سے اور تمام ممبرات لجنہ کی طرف سے اپنے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ، حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ، ان کے سب بچوں، نیز تمام افراد خاندان کے ساتھ فرداً فرداً گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور صاحبزادہ صاحب کو جنت میں اپنے پیاروں کے ساتھ، اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ یو۔کے

OOO

جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر بے حد دکھ اور افسوس ہوا۔ اس بات پر بھی بے حد قلق ہوا کہ ہم اپنی کم فہمی اور ہیچمدانی کی بنا پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے مقام اور مرتبہ کو کماحقہ نہ تو سمجھ سکے اور نہ اس سے استفادہ کر سکے۔ ان کے مقام و مرتبہ کا پتہ ان کے رحلت فرما جانے کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے ارشاد کردہ خطبہ اور بعد کے خطاب سے ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کی مغفرت فرمائے آپ کو اپنا قرب اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کو اور دیگر اعزاو اقرباء و افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز آپ سب کا حافظ و ناصر اور معین و متکفل ہو۔ اور آپ کو حضرت صاحبزادہ صاحب کے قدموں پر چل کر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) شریک غم

رانا محمد خان۔ امیر ضلع بہاولنگر

OOO

دار الحمد۔ لاہور

دار الحمد میں مقیم طلباء کا اجلاس عام زیر صدارت سپرنٹنڈنٹ دار الحمد منعقد ہوا جس میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو احمدیت کی گرانقدر خدمات کا موقع ملا۔ بوقت وفات آپ امیر مقامی ربوہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں سے نوازا تھا آپ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے مجموعی نقصان ہے۔ ہم حاضرین اجلاس صاحبزادہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ہم ہیں سوگواران
طلباء و سپرنٹنڈنٹ دار الحمد۔ لاہور

OOO

مریم پرائمری سکول۔ گھٹیالیاں

ہمیں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر دلی صدمہ پہنچا ہے۔ جماعت میں ان کی خدمات سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں۔ ان کے جانے سے جماعت عظیم خادم دین سے محروم ہو گئی ہے۔

میں اور میرا پورا اسٹاف اس رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

بعض دفعہ انسان پیاسا لیٹتا ہے اور کشف میں اسے محبت الٰہی کا پیالہ پلایا جاتا ہے جس سے اس کے مادی جسم میں بھی طراوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی پیاس دور ہو جاتی ہے۔ اب گو اسے ایک پیالہ پلایا گیا جس سے اس کی پیاس بھی بجھ گئی مگر روحانی نقطہ نگاہ سے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے اس کے دل میں اپنی محبت پیدا کر دی ہے۔ اسی طرح جب رسول کریم ﷺ کے سامنے کشفی حالت میں پانی اور شراب اور دودھ کے پیالے پیش کئے گئے۔ اور آپ نے صرف دودھ کا پیالہ لے لیا اور پانی اور شراب کا پیالہ رد کر دیا تو گو دودھ کے پیالے کی یہ تعبیر تھی کہ آپ کی امت ہلاکت سے بچی رہے گی۔ اور اسے الٰہی علوم سے ہمیشہ حصہ ملتا رہے گا۔ مگر ہم تمثیلی طور پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے جسم نے اس وقت پیاس محسوس کی۔ جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دودھ کا پیالہ دیا گیا اور اس کے پینے سے آپ کو اس قدر سیری ہوئی کہ آپ کی پیاس بالکل جاتی رہی۔ سارے جھگڑے صرف اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان ان باتوں کو جسمانیات کی طرف لے آتا ہے۔ حالانکہ ان کا تعلق جسمانیات سے نہیں بلکہ روحانیات سے ہے۔ اگر انسان ہر بات کو روحانی نقطہ نگاہ سے دیکھے اور سمجھے کہ ننگے پیر ہونا بھی روحانی دنیا میں ایک مفہوم رکھتا ہے۔ ننگے بدن ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے۔ نامختون ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے۔ گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے۔ تو خواہ اس سے بھی بڑھ کر عجیب و غریب باتیں آجائیں وہ فوراً سمجھ لیتا ہے کہ وہاں کی روحانی کیفیات کا یہ ایک ظاہری نقشہ صرف ہمیں سمجھانے کے لئے کھینچا گیا ہے۔ ورنہ ہر ظاہر ایک باطن بھی رکھتا ہے اور اصل چیز وہی باطن ہے جو خالص اور روحانی چیز ہے اور مادیات سے بہت بالا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ خوابوں اور کشوف کو اگر زیادہ تر روحانیت کا جامہ پہنایا جائے تو وہ زیادہ واضح طور پر پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ اور ان سے انسان اپنے روحانی درجات کا بھی اندازہ کر سکتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے زیادہ اچھی خوابیں اور اچھے کشوف دیکھنے کو ملتے ہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر دوسرے لوگوں سے بہتر ہے۔ یا یہ کہ اس کے اپنے درجات بلند ہوتے چلے جا رہے ہیں اور درجات کا اس طرح بلند ہونا انسان کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ کیونکہ جوں جوں اس کے درجات بلند ہوں گے وہ خدا تعالیٰ کا قرب پائے گا اور خدا تعالیٰ کا قرب پانا ہی دراصل انسانی زندگی کا مقصد ہے۔

OOO

مقابلہ بین المجالس امامت جوبلی علم انعامی سال 97-1996ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ امامت جوبلی علم انعامی بین المجالس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 97-1996ء میں درج ذیل مجالس نے اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزازان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

اول۔ مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن ضلع لاہور امامت اور جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

دوم۔ مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کراچی

سوم۔ مجلس خدام الاحمدیہ النور کراچی۔

چہارم۔ مجلس خدام الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور

پنجم۔ مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی

ششم۔ مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ ضلع لاہور

ہفتم۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالنور ضلع فیصل آباد

ہشتم۔ مجلس خدام الاحمدیہ قائد آباد کوئٹہ

نہم۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہڈیارہ لاہور

دہم۔ مجلس خدام الاحمدیہ راجگڑھ لاہور

(معتمد مجلس خدام لاحمدیہ پاکستان)

OOO

مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 97-1996ء/76-1375ھش میں

اول۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

دوم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ گوجرانوالہ

سوم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد

چہارم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سرگودھا

پنجم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد

ششم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی

ہفتم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر

ہشتم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سندھ

نہم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بلوچستان

دھم۔ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ملتان۔ قرار پائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزازان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

OOO

مقابلہ بین المجالس علم انعامی

97-1996ء اطفال الاحمدیہ

پاکستان

سال 97-1996ء 1375ھش میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ علم انعامی بین المجالس اطفال الاحمدیہ پاکستان میں حسب ذیل تفصیل سے مجالس نے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب مجالس کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

اول۔ مجلس اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن ضلع لاہور اول اور علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

دوم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نارتھ کراچی

سوم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ چک نمبر ر۔ب/275 کرتارپور ضلع فیصل آباد

چہارم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور

پنجم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ محمود آباد کراچی۔

ششم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مالیر کراچی

ہفتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

ہشتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی

نہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ قائد آباد کوئٹہ

دہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی۔

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجے تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرلے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے ایک نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

بقیہ پوسٹل انٹرویو

مولانا شیخ مبارک احمد

پوسٹل انٹرویو کے سوال نمبر سات کے جواب میں گزارش ہے۔ خاکسار کی پیدائش 10۔ اکتوبر 1910ء بروز جمعرات شجاع آباد ضلع ملتان میں ہوئی۔ خاکسار کے والد بزرگوار ان دنوں وہاں بطور پٹواری ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ ابتدائی تعلیم ہوش سنبھالنے پر جہاں تک یادداشت کام دے رہی ہے۔ ریاض آباد ریلوے سٹیشن جو خانیوال ملتان لائن پر واقع ہے اس سے چند میل کے فاصلہ پر لوٹھڑ کے قصبہ میں پرائمری سکول میں ابتدائی پہلی دوسری کلاس میں تعلیم حاصل کی۔ مکرم سلطان محمود صاحب استاد تھے۔ میرے والد بزرگوار یہاں تبدیل ہو کر اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ یہاں سے اپنے آبائی وطن تلمبہ، ضلع ملتان کے مشہور و معروف قصبہ میں کچھ عرصہ اس قصبہ کے مڈل سکول میں تعلیم حاصل کی۔ 1918ء میں جب خاکسار کے والد بزرگوار نقل مکانی کر کے قادیان آکر آباد ہوئے تو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیا اور اس سکول سے تیسری اور چوتھی جماعت کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا۔ اس مدرسہ میں سات آٹھ سال تک تعلیم سے فراغت کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ مولوی فاضل کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی اور پھر مربی کلاس میں شامل ہوا۔ اس کلاس میں دو سال تک بزرگ اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم مکمل کی اور کامیابی سے نوازا گیا۔ مدرسہ اور سکول میں عام قابلیت کا طالب علم تھا۔ لیکن مولوی فاضل کی ڈگری کے بعد مربی کلاس کے دو سالوں میں نمایاں قابلیت نصیب ہوئی۔

(سوال نمبر 8 کے جواب میں) آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ طالب علموں کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں" خاکسار ہمیشہ نصیحت کرنے سے گھبراتا رہا ہے اور ڈرتا بھی رہا۔ بالخصوص ایسے حلقہ کے افراد اور احباب کو نصیحت کرنی جس سے خاص رابطہ اور تعلق نہ ہو۔ قدرے مشکل بھی ہوتا ہے۔ بہرحال چونکہ طالب علم رہا ہوں اور کئی سال تک طالب علموں میں وقت گزارا ہے۔ اچھے قابل اور کامیاب طالب علموں کو دیکھا ہے۔ ان سے ملا ہوں۔ اور ایسے طالب علموں کو بھی دیکھا اور ان سے ملا ہوں جو اپنے اوقات کو غیر ضروری باتوں اور اشغال میں گزارنے کے باعث کامیابی اور کامرانی سے محروم رہے۔ طالب علم جو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا متمنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ طلب علم کے جو اوقات ہیں ان میں باقاعدگی سے علم کے حصول کے لئے ہی کوشاں ہو۔ جس علم کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس علم کے بارہ میں متعلقہ کتب کا مطالعہ کرے۔ توجہ سے یہ Exercise جاری رکھے اساتذہ کے لیکچروں، اور ان کی ہدایات کو غور سے سنے۔ نوٹ کرے اور مزید تحقیق اپنے مضمون یا اس خاص علم کی جس کے حصول کے لئے وہ کوشاں ہے۔ تسلسل سے کرے۔ جتنے ہونہار کامیاب اور اپنے اپنے شعبہ میں نامور ہستیاں گزری ہیں وہ سب صحیح انداز کی محنت اور اپنے اوقات کو تعلیمی مقدرت کے بڑھانے کے لئے کوشاں رہے۔ اور اپنے اساتذہ کا خاص احترام کرتے رہے۔ اور ہمیشہ اچھے اور قابل طالب علموں سے تعلق رکھا۔ اگر طالب علم اس شاہ راہ پر گامزن ہوں تو بفضل خدا کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ کے پس منظر میں

ملک ایران پر طائرانہ نظر

عبدالستار قمر اجنالوی

قمر اجنالوی صاحب سلسلہ کے بہت اچھے شاعر اور ادیب تھے۔ آپ نے لاہور میں بعض روزناموں کی ادارت بھی کی۔ آپ کے ضخیم تاریخی ناول بہت شہرت پا چکے ہیں۔ قادیان سے 1937ء میں جاری ہونے والے رسالہ المبشر کے سٹوڈنٹ ایڈیٹر بھی رہے۔ المبشر اکتوبر 1937ء میں آپ کا ایک معلومات افزا مضمون "ایران" کے متعلق شائع ہوا تھا۔ وہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

ایرانِ قدیم

ایران کے باشندے آریہ نسل سے ہیں۔ دو ہزار قبل مسیح اس ملک کے باشندوں نے اپنے اصلی ملک آذر کو چھوڑا۔ اور آہستہ آہستہ سر زمین ایران میں سکونت پذیر ہوتے گئے۔ کیونکہ یہ لوگ چرواہے تھے۔ اپنے ملک میں ان کو ضروریات زندگی حاصل نہ تھیں اس لئے وہ ہجرت کر کے ایران میں آ رہے۔ اور آج بھی یہ لوگ بختیاری قوم کے نام سے ایران میں بستے ہیں۔

آہستہ آہستہ آرین مہاجر اصل ایرانیوں سے مل جل گئے۔ اور اکٹھے ہی رہنے سہنے لگے۔ حتیٰ کہ شاہ جمشید کا زمانہ آگیا۔ جو ایران کا زبردست حکمران تھا ایران میں اس نے اپنے عہد میں مندرجہ ذیل فرقہ بندی کی۔ اس سے قبل ایران میں ایسی فرقہ بندی نہیں کی گئی تھی۔ پروہت' سپاہی' کسان' اہل حرفہ' شاہان کیانی دراصل اسی "سپاہی" فرقہ میں سے تھے۔ یہ لوگ زمیندار تھے۔ اور زمینداری کے علاوہ فنون حرب سے بھی اچھی طرح ماہر تھے۔ یہ اپنے اپنے قبیلوں میں رہتے اور بوقت ضرورت اپنے بادشاہ کے دوش بدوش لڑتے۔ یہ بہت بہادر اور جنگجو تھے یہی وجہ تھی۔ کہ وہ سپاہی کے درجہ سے بادشاہت کے عہدے پر پہنچ گئے۔ اس زمانہ میں لڑائی کے مندرجہ ذیل طریقے تھے۔

تلوار چلانا' کشتی لڑنا' تیر مارنا' کمند پھینکنا' اور برچھی چلانا وغیرہ۔

مندرجہ بالا فرقہ بندی بہت دیر تک قائم رہی اور آخر جب ساسانیوں کا دور حکومت آیا۔ تو انہوں نے اس فرقہ بندی کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں کاتب کے پانچویں طبقہ کا اضافہ کیا۔ کیونکہ عہد ساسانی ایرانیوں کی تعلیم و تربیت اور علم و ادب کی ترقی کا زمانہ تھا۔ اس عہد میں مشہور ساسانی بادشاہ نوشیرواں نے ایران کی تاریخ کو محفوظ کیا تھا۔ اور تاریخ کے علاوہ علم و ادب کی اور بہت سی کتابیں لکھوائی تھیں۔

طرز معاشرت شروع شروع میں ایرانی بہت سادہ رہتے تھے کیونکہ ان میں زیادہ تعداد آریوں کی تھی۔ جو چرواہے تھے۔ اور صرف جانوروں کی کھالیں پہن کر اپنے بدن ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ اور بہت سادہ رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ یہی طرز معاشرت اصل ایرانیوں (تورانیوں) میں بھی عود کر آئی۔ زمانہ گزرتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنی ضروریات کے بڑھانے کا خیال بھی پیدا ہوا۔ بالآخر ایرانی بھی سادہ زندگی چھوڑ کر عیش و آرام میں مشغول ہو گئے۔ جھونپڑیوں کی بجائے شاندار محل تعمیر ہونے لگے۔ (کیونکہ ایرانی اس وقت فن تعمیر سے اچھی طرح روشناس ہو چکے تھے) کھالوں کی جگہ انہوں نے اپنے آپ کو ریشم کے کپڑوں سے ڈھانپنا شروع کیا۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ دیگر تکلفات بڑھتے گئے۔

پہلے ایرانیوں کا سلوک اپنی عورت سے اچھا نہ تھا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ تھا۔ کہ عورت ناقص العقل ہے۔ راز داری نہیں کر سکتی۔ اس میں کسی کام کی صلاحیت نہیں۔ بہت دیر تک لوگ عورتوں کو بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ آخر کیانی بادشاہوں کا دور آگیا۔ انہوں نے عورتوں کو مساوی حقوق دیئے۔ اور قرار پایا۔ کہ وہ زمین کی مالک ہو سکتی ہے اور جائیداد پر قبضہ کر سکتی ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی لئے کیانی بادشاہوں کے عہد میں عورتوں میں عام پردہ نہ تھا۔ بلکہ وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کھلے بندوں کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں۔ اور ان کو ہر ایک کام میں مدد دیتی تھیں۔

یہ زمانہ گزر گیا۔ ہخامنشی بادشاہوں کا عہد حکومت آگیا۔ انہوں نے عورتوں پر بہت سی پابندیاں عائد کر دیں۔ اور پردے کا سختی سے حکم دیا۔ چونکہ عورتیں بغیر پردہ کے باہر نہ نکل سکتی تھیں۔ لہٰذا وہ اپنے خاوندوں کو زراعت اور دیگر کاموں میں مدد نہ دے سکتی تھیں۔ آخر ساسانی عہد میں یہ پابندیاں دور کر دی گئیں۔ لیکن باوجود اس کے پروہت لوگ عورتوں کے سخت مخالف تھے۔

قدیم ایرانی جشن اور تہوار بڑی خوشی سے مناتے کئی جشن کیانیوں کے ایجاد کردہ تھے۔ کئی ہخامنشیوں کے اور کئی ساسانیوں کے' عہد ساسانی میں جشن و تہوار کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی۔ تہوار یا کسی جشن کے دن ایرانی شکار کھیلتے' ناچتے' گاتے' جوا کھیلتے اور طرح طرح کی خوشیاں مناتے۔ عیش و عشرت کا زمانہ تھا۔ عہد نوشیروان میں تو تفریحات کے سامان بہت ہی زیادہ ہو گئے۔ شطرنج کی کھیل جو ان دنوں ہندوستان میں عام ہے۔ اسی وقت سے جاری ہوئی۔

فن تعمیرات یوں تو ہر ایرانی بادشاہ کے عہد حکومت میں فن تعمیر کو ترقی ہوئی۔ لیکن تاریخ ایران میں سب سے زیادہ وقعت 536 قبل مسیح سے لے کر 320 قبل مسیح تک کے زمانہ کو دی جاتی ہے۔ جس میں سائیوس' دارا' کیخسرو کے نام اظہر من الشمس ہیں۔ یہی وہ جلیل القدر شاہان ایران ہیں۔ جنہوں نے سوسا اور پری پوبس کے مقامات پر شاندار محل اور سر بفلک قصر تعمیر کرائے۔ جن میں ایرانی فن تعمیر کا کمال دنیا کے سامنے رکھا گیا۔ گو آج وہ شاہی محلات اور قصر کھنڈرات کی صورت میں پیش نظر ہیں۔ مگر پھر بھی ان پر وہ شان و شوکت برس رہی ہے کہ دنیا مرتے دم تک ان کے ناموں کو فراموش نہیں کر سکتی۔

اہل روما بھی ان دنوں فن تعمیر کے استاد تھے۔ مگر وہ اس پایہ تک نہیں پہنچ سکے۔ یورپ جو ان دنوں تہذیب و تمدن اور علم و ہنر کا مرکز بیان کیا جاتا ہے۔ ایران کے ادنیٰ کام کی نقل بھی نہ اتار سکا۔ اور ان کھنڈرات کی (جو آج شاہان ایران کی یاد میں اشک حسرت برسا رہے ہیں) کوئی ملک بھی ہمسری نہ کر سکا۔ جس کی اصل وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ایرانی معماروں اور کاریگروں نے اپنی قوت تخیل ایجاد سے پوری طرح کام لیا تھا۔ اور اپنے حافظہ پر زور دے کر فن تعمیر میں کمال حاصل کیا تھا۔ بڑے بڑے فلک بوس اور پُر زینت محل آج بھی ان کی یادگار میں کھڑے ہیں۔

دور ساسانی میں نقاشی و سنگتراشی

مدت تک ایران' یونان اور اہل پارتھیا کے ماتحت رہا' ان کے عہد میں بھی بڑے بڑے عجیب و غریب اور دلچسپ فنون منصہ شہود پر آئے۔ مگر خالص ایرانیوں کی برابری پھر بھی نصیب نہ ہوئی۔ آخر ایران جب پھر اپنے قدموں پر کھڑا ہوا۔ تو علوم و فنون کے دروازے پھر سے کھل گئے۔ اس وقت ایران خاندان ساسان کے ماتحت تھا۔ اور یہ خاندان تاریخ ایران میں تمام خاندانوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے عہد میں ملک کو بہت ترقی نصیب ہوئی۔ عہد ساسانی میں سب سے زیادہ ترقی تعلیم فن مصوری فن نقش و نگاری' اور فن تعمیرات کو ہوئی۔ ایران میں بڑی بڑی چٹانوں اور صاف پتھروں پر جو اعلیٰ آرٹ اور نقش نگاری کے نمونے آج بھی ملتے ہیں۔ وہ سب عہد ساسانی ہی کی یادگار ہیں۔ پتھروں پر تو ساسانی مصوروں کی گلکاریاں آج تک اہل فن سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ ادھر فن پارچہ بافی کو بام رفعت تک پہنچانا بھی انہیں کاریگروں کا کام تھا۔ اور ماہرین فن آج تک اس کے قائل ہیں' ساسانی عہد کے خوبصورت اور بیش قیمت کپڑے کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے سامنے زربفت اور کمخواب کے تھان بھی ہیچ تھے۔ پیتل اور کانسی کی اشیاء پر اگر ساسانی ماہروں کی گلکاریاں دیکھی جائیں۔ تو بے اختیار منہ سے داد نکلتی ہے۔

بے شک ایکانیسنی بادشاہ اپنے فنون لطیفہ یعنی (نقش و نگاری' مصوری اور فن تعمیرات) کو کمال تک پہنچا کر ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال گئے۔ مگر ان کے بعد ساسانی عہد میں جو زینت قیاصر اور محلات کو ہوئی۔ اس نے پرانی یاد دلوں سے مٹا دی۔ اور اب لوگ ساسانیوں کے قائل ہو گئے۔

بلاشبہ ایکانیوں نے فن تعمیر کو کمال عروج دیا تھا۔ اور اس فن میں وہ اپنے زمانہ کے غالب تھے۔ مگر ساسانی ان سے بھی دو قدم آگے نکلے۔ ان کی یادگاریں مشہد' فیروز آباد اور یاترا کے مقامات پر ان کے ناموں کا کلمہ پڑھ رہی ہیں۔ اور بغداد کے نزدیک طاق خسرو کا مشہور ترین قصر اب تک ان شاہان ایران کی عظمت کی یاد دلا رہا ہے۔

تاریخ اور علم و ادب کا شوق جہاں اور باتوں میں ایرانیوں نے اپنا نام پیدا کیا۔ وہاں انہوں نے تاریخ اور علم و ادب ایسے اہم کام کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ گو وہ اس فن میں دیر کے بعد کامیاب ہوئے۔ لیکن جس طرح ان کو دیگر فنون سے دلچسپی تھی اسی طرح ان کو ان باتوں کا بھی بہت خیال اور شوق تھا۔ اس کام میں بھی ساسانی بادشاہوں کا نام درخشاں ستارے کی مانند روشن رہے گا۔ نوشیروان جو کہ ایک زبردست ساسانی شہنشاہ تھا۔ اس نے اس کام میں نمایاں حصہ لیا۔ اس کو پرانے جلیل القدر ایرانی فرمانرواؤں اور نامور پہلوانوں کے صحیح صحیح حالات دریافت کرنے کا بہت شوق تھا۔ اور علم و ادب سے بھی اچھی طرح دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس نے ایک علمی اور تاریخی ذخیرہ جمع کرنے کی غرض سے ہر طرف قاصد دوڑا دیئے جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس خدمت کو سرانجام دے کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے بادشاہ کا پورا پورا ساتھ دیا۔ جس سے اس کے پاس ایک زبردست تاریخی ذخیرہ جمع ہو گیا۔

چونکہ ایران میں کتابیں موجود نہ تھیں (اور جو تھیں بھی وہ ایسی اچھی نہ تھیں) اس لئے ایرانی بچوں کے لئے کوئی اعلیٰ درسگاہ ابھی تک قائم نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ کتابوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر حافظہ سے ہی کام لیا جاتا تھا ایرانیوں کے گھر اور آتش کدے بچوں کی درسگاہیں ہوتی تھیں۔ (جیسے کہ کسی زمانہ میں ہندوستان میں بھی طریق تھا کہ بچوں کو ملاں کے گھر یا مسجدوں میں تعلیم دی جاتی تھی۔ یہی حال ان دنوں ایران کا تھا) گو تعلیم کوئی اعلیٰ نہ تھی۔ مگر شوق تعلیم ضرور تھا۔

نوشیروان نے اپنے عہد میں تاریخی اور علمی ذخیرہ جمع کیا اور وہ پرانے بادشاہوں اور پہلوانوں کے حالات جو محفوظ نہ تھے کتابوں کی صورت میں آ گئے۔ تاریخ کے علاوہ نوشیروان نے حکمت' فلسفہ اور ادب کا بھی کافی مواد جمع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جند شاپورہ کے مشہور و معروف مقام پر ایک بہت بڑا دار العلوم کھولا گیا۔ جس سے ایرانیوں کے لئے حقیقت میں علم و ادب اور تاریخ کا ایک دروازہ کھل گیا۔ بہت جلد اس دار العلوم کی شہرت ہر چہار طرف پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق علم حاصل کرنے کے لئے اس میں شامل ہونے لگے۔

پہلے زمانہ میں ایرانی بچے چھ سال کی عمر میں ہی استاذ کے سپرد کر دیئے جاتے تھے۔ اور مذہبی تعلیم بہت ضروری سمجھی جاتی تھی۔ مگر چونکہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے ان کے پاس اچھی اچھی کتابیں یا کوئی علمی ذخیرہ موجود نہیں تھا۔ اس لئے وہ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم نہ دلا سکتے تھے۔ یہ زمانہ بھی

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

بااخلاق انسان کسے کہتے ہیں کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ بااخلاق کسے کہتے ہیں مسیحیوں کے نزدیک جس میں سب خوبیاں ہوں اور جو سب عیبوں سے پاک ہو وہ بااخلاق ہوتا ہے۔ باقی مذاہب والے بھی تھوڑے بہت اسی طرف آگئے ہیں۔ مگر (دین...) کہتا ہے کہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہ اچھے اخلاق والا ہے اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں وہ بداخلاق ہے۔ دیگر مذاہب والے کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص ساری عمر نیکیاں کرتا رہے اور ایک بدی کا مرتکب ہو جائے تو بداخلاق ہوگا۔ لیکن (دین...) کہتا ہے جو شخص کوشش کرکے کثرت کے ساتھ خوبیاں پیدا کرلیتا ہے اس میں اگر بعض عیوب بھی ہوں جن کو خوبیاں چھپالیں تو وہ بااخلاق ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دیگر مذاہب والے سمجھتے ہیں کہ (دین) تحکم ہے اس کے احکام کی کوئی وجہ نہیں اس لئے ذرا کوئی حکم توڑا اور انسان پکڑا گیا گویا (دین) تعزیرات کے طور پر ہے۔ مگر (دین.....) کہتا ہے اخلاق اور (دین) کے احکام اپنی ذات میں مقصود نہیں بلکہ یہ تو ورزشیں ہیں جو انسان میں دلی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے ہیں ان کے ذریعے مشق کرائی جاتی ہے تاکہ پاکیزگی پیدا ہو اس لئے اگر کسی مشق میں کوئی غلطی ہو جائے تو یہ نہیں کہ ضرور اس کی سزا دی جائے تاوقتیکہ اس غلطی سے مشق کی اصل غرض کو نقصان نہ پہنچتا ہو اور اصل مقصد فوت نہ ہو جاتا ہو۔ جیسے مثلاً سکول میں اگر کوئی لڑکا دس سوالوں میں سے ایک دُرست نہ نکالے تو اسے سزا نہ دی جائے گی۔ اسی طرح ڈاکٹر غلطیاں بھی کرتے ہیں لیکن اگر ان کے علاج سے لوگوں کو صحت ہو تو وہ ڈاکٹر سمجھے جاتے ہیں۔ پس اگر کسی میں بعض نقص رہ بھی جائیں تو بھی وہ بااخلاق سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی کہے اچھا میں اور کوئی برائی نہیں کروں گا صرف چوری کرلیا کروں گا اس ایک نقص کا تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بغاوت ہے اور بغاوت معاف نہیں ہُوا کرتی۔ معاف غلطی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک طالب کہے کہ میں ایک سوال کا جواب نہیں دوں گا تو اسے سکول سے نکالا جائے گا کیونکہ اس نے ممتحن کی ہتک کی۔ لیکن اگر وہ ایک آدھ سوال حل نہ کر سکے تو اس وجہ سے اسے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

کیا اخلاق کی اصلاح ممکن ہے

اب سوال یہ ہے کہ کیا اخلاق کی اصلاح بھی ممکن ہے۔ گو عام طور پر لوگ کہتے ہیں ممکن ہے مگر اپنے معاملہ میں آکر کہہ دیا کرتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ اسی مجمع میں جس سے پوچھو کہ اخلاق درست ہو سکتے ہیں تو کہے گا ہاں ضرور ہو سکتے ہیں اور اگر کہو تم نے اپنے اخلاق کی اصلاح کرلی ہے تو کہے گا میں نے بہت زور لگایا مگر کچھ نہیں بنتا۔ عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ دوسروں کے لئے بُری رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے اچھی۔ مگر اس معاملہ میں اُلٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے اچھی رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے بُری۔ مگر (کلامِ الٰہی) کہتا ہے اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ فرماتا ہے (-) تو لوگوں کو نصیحت کر کہ نصیحت ہمیشہ ہی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ پس (کلامِ الٰہی) کی اس (بات) کے ماتحت اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بُجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کردو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دُور کی جا سکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذباتِ نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے، وہ غفور رحیم ہے۔"

○○○

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

یادِ رفتگان

فضل اللہ خان تیمور

محترم ملک مبارک احمد صاحب

صدر جماعت احمدیہ چکوال شہر

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئے کو فنا ہے۔ جو بھی اس دنیا میں آیا اسے ایک وقت مقررہ پر اگلی دنیا میں جانا ہوگا۔ لیکن بعض لوگ اپنے ماحول اور آس پاس کے لوگوں پر کچھ ایسے گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں، جن کا احساس اس وقت تو نہیں ہوتا جب جانے والا موجود ہو، لیکن اس کی وفات کے بعد ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا جانے والے سے کوئی نہ کوئی قلبی تعلق ضرور تھا۔

ایسے ہی ایک وجود محترم ملک مبارک احمد صاحب تھے جو بوقت مرگ صدر جماعت احمدیہ چکوال شہر، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ مقامی تھے۔ آپ نے قریباً 73 برس عمر پائی اور پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضل اور رحمت کے سایہ تلے رکھے۔

جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے تو، عجز، دنیا سے بے رغبتی، مہمان نوازی اور عبادت کا التزام ان کی شخصیت کے منفرد اور غیر معمولی اوصاف تھے۔ کثرت سے جماعتی ذمہ داریوں کے باوجود روزمرہ کی گھریلو ذمہ داریوں سے کبھی پہلو تہی نہ کی، جماعتی سطح پر آنے والا ہر مہمان آپ کی مہمان نوازی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا، جو بھی میسر ہوتا مہمان کو پیش کر دیتے اور آنے والوں کے آرام کا پوری طرح خیال رکھتے۔ انہوں نے اکیلے اتنے سارے بوجھ اٹھا رکھے تھے اور اتنے کام سنبھالے ہوئے تھے کہ اب ان کی غیر موجودگی میں ہم کئی افراد مل کر بھی ان کاموں کو مشکل خیال کرتے ہیں، مال کا شعبہ، تحریک جدید، وقف جدید اسی طرح ضیافت کے امور بیت الحمد اور مربی ہاؤس کی دیکھ بھال اور حفاظت کا کام۔ انصار اللہ مقامی کا تمام کام وغیرہ، غرض ان کی ذات ایک مرقع تھی۔ جہاں تک محترم ملک مبارک احمد صاحب کی ذات کا تعلق ہے تو میرے نزدیک ان کی زندگی کا یہ باب بلاشبہ قابلِ صد تعریف ہے، جو بھرپور خدمت دین سے عبادت ہے۔

آپ ایک رفیق حضرت بانی سلسلہ حضرت کرم دین صاحب ملک کے صاحبزادے تھے اور اپنے والد محترم کی طرح ہر مشکل کا مقابلہ کرنے والے اور توکل اور جوانمردی سے اس کا سامنا کرنے والے تھے، دلیری کے تعلق میں یہ بتاتا چلوں کہ آپ ایک ریٹائرڈ فوجی تھے اور جنگ عظیم دوئم میں برما کے محاذ پر خدمات انجام دی تھیں، آخری عمر میں جب ہر انسان اپنی اولاد کو جوان ہوتا دیکھ کر یہ سوچتا ہے کہ اب میں آرام سے گھر میں بیٹھ رہوں اور میری اولاد مجھے سنبھالے۔ یہ والدین کا حق ہے، لیکن آپ نے 70 سال کی عمر میں اپنے جواں سال بڑے بیٹے کو حسب ہ، خدا کی راہ میں وقف کر دیا، یہ وعدہ انہوں نے بیٹے کی پیدائش کے وقت کیا تھا۔ ملک محمود احمد صاحب نے بھی اپنے والد محترم کے اس فیصلے کو دل و جان سے قبول کیا، اچھی بھلی ملازمت چھوڑی اور آج کل وقف جدید کے تحت معلمین کلاس سے فارغ ہونے والے ہیں۔ ان کو بھی احباب دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترم ملک صاحب نے کبھی مال و دولت کی خواہش کا اظہار نہ کیا بلکہ ساری زندگی نہایت سادگی سے گذار دی کبھی کسی پر بوجھ نہ بنے، آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے اور اس لحاظ سے ان کا ایک خاص انداز تھا، وہ مسائل کی بجائے عقلی گفتگو سے مدمقابل کو قائل کیا کرتے تھے۔ لوگ ان کی خوش اخلاقی، دیانت، سچائی، عاجزی اور عزم کی تعریف کیا کرتے تھے۔

محترم ملک مبارک احمد صاحب 73 سال کی عمر میں بھی روزانہ سائیکل پر شہر سے میلوں دور اپنے کھیتوں سے مویشیوں کے لئے چارا لینے جایا کرتے تھے۔ اور دن میں ایک سے زیادہ چکر لگاتے تھے۔ آخر ایک روز اسی طرح سائیکل پر واپس گھر آرہے تھے کہ گھر سے قریباً ڈیڑھ سو گز دور ایک گاڑی پیچھے سے آکر ٹکرائی جس کے نتیجے میں سائیکل سمیت گر پڑے۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ مرہم پٹی کے بعد گھر آگئے اور چلنے پھرنے لگے۔

انہیں گزشتہ قریباً چھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف تھی۔ حادثہ کے نتیجہ میں سر پر چوٹ آئی تھی، آرام کی سخت ضرورت تھی۔ لیکن جیسے ہی اپنے آپ کو ذرا بہتر خیال کیا، چند گھنٹوں کے بعد ہی چلنے پھرنے لگے، جانوروں کو چارا بنا کر ڈالا اور ظہر کی ادائیگی کے لئے بیت الحمد میں آئے پہلے سجدے سے ہی دماغ کے اندر Bleeding شروع ہوگئی جس کا اثر دو ہفتے کے بعد وفات کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بہتیرے جتن کئے گئے لیکن۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

دماغی چوٹ جان لیوا ثابت ہوئی، اور بالآخر 24۔ اکتوبر 1997ء کو خدائے قادر کے حضور حاضر ہو گئے۔

فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال پنڈی کے ڈاکٹرز یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھے کہ 73 سال کی عمر میں سائیکل چلاتا ہوا آدمی ان کے پاس لایا گیا ہے موصی تھے آپ کو بعض وجوہات کی بنا پر امانتاً احمدیہ قبرستان چکوال میں دفنایا گیا۔ جنازہ مکرم مربی صاحب ضلع عمر علی صاحب طاہر نے پڑھایا۔ جس میں ضلع بھر کی جماعتوں سے احباب نے کثرت سے شرکت کی محترم امیر صاحب ضلع نے دعا کروائی۔

ملک مبارک احمد صاحب کے برادر اکبر بفضل خدا حیات ہیں محترم ملک نذیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چکوال شہر۔ اسی طرح برادر اصغر محترم ملک منیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کلر کہار بھی ہمارے درمیان موجود ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے تمام رشتہ داروں کو صحت تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سعودی عرب کا امریکہ کو انکار

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ عراق کے خلاف خلیجی ممالک کی حمایت حاصل کرنے میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکیں۔ امریکہ کے پرانے اور سب سے زیادہ قابل اعتماد حلیف سعودی عرب نے واضح کر دیا ہے کہ ان کی حکومت عراق پر حملے کے لئے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ سعودی نمائندے نے یہ بیان مسز ایلبرائیٹ کے سعودی عرب پہنچنے سے پہلے دیا۔ اس سے مبصرین یہ اندازہ لگا رہے ہیں کہ اب امریکہ کو ماضی کی طرح عراق کے خلاف سعودی عرب کی ٹھوس اور واضح حمایت حاصل نہیں ہو سکے گی۔ مسز ایلبرائیٹ عراق کے مسئلے پر کویتی حکام سے تفصیلی مذاکرات کے بعد سعودی عرب جا رہی ہیں۔ تاہم کویتی حکام نے امریکی خاتون وزیر خارجہ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔

دوسری جانب عراقی پارلیمنٹ نے ایک ہنگامی اجلاس میں اقوام متحدہ کی تازہ ترین تجاویز پر غور کیا۔ عراقی نمائندے کے مطابق ابھی تک کابینہ کسی واضح فیصلے پر نہیں پہنچ سکی۔ عراقی حکام نے ممکنہ امریکی حملے کے پیش نظر اپنی سفارتی کوششوں کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے ترکی کے وزیر خارجہ کو عراق آنے کی دعوت دی ہے۔

ایک اور پیغام میں مصر کے صدر حسنی مبارک نے عراقی صدر پر زور دیا ہے کہ وہ انسپکٹروں کا مسئلہ حل کرانے کے لئے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو سامنے رکھیں اور اپنی توجہ اس مسئلے کے سفارتی حل پر مرکوز رکھیں۔

ایک امریکی اخبار کے مطابق صدر کلنٹن کی حکومت نے اپنی اسلحہ پالیسی میں تبدیلی لا کر عراق پر اس صورت میں حملہ کرنے کی اجازت دی ہے کہ جب وہ اسرائیل یا دیگر ہمسایہ ممالک پر جراثیمی ہتھیاروں سے حملہ کرے۔ نیویارک سے شائع ہونے والے اخبار "نیوز وے" نے پینٹاگون اور وائٹ ہاؤس" کے ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ امریکی صدر کلنٹن نے ایک خفیہ حکم نامے پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے عراق کے جراثیمی ہتھیاروں کے اڈوں پر ایٹمی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ تہران ریڈیو نے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ عراق پر ایٹمی حملہ این پی ٹی معاہدے کی خلاف ورزی ہو گا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق عراق کے صدر صدام حسین اس مسئلے کے جزوی حل پر راضی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اسلحہ کے انسپکٹروں کو ان صدارتی علاقوں میں آٹھ علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت دینے کو تیار ہیں جہاں معائنہ کاروں کو پہلے داخل ہونے سے روکا گیا تھا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے لیڈر رچرڈ بٹلر سے بھی ملاقات کرنے اور ان سے اس مسئلے کے حل کے مختلف پہلوؤں پر گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ادھر خلیج میں امریکہ اپنی فوجی قوت میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے۔ تین طیارہ بردار جنگی جہاز خلیج میں لنگر انداز ہو چکے ہیں اور ان پر سے جنگی طیاروں کی اڑانوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مختلف فوجی جوان اور افسران جنگی مشقوں میں مصروف ہیں۔ ان ساری کارروائیوں کا مقصد عراق کو ہراساں کرنا ہے۔

عراق میں امریکہ کے خلاف جلوس نکل رہے ہیں اور عوامی سطح پر امریکہ کی مخالفت اور صدر صدام حسین کی حمایت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

OOO

خلا میں آبادی کی تیاریاں

امریکی اور روس سمیت 13 دیگر ممالک نے مشترکہ طور پر خلاء میں ایک شہر بسانے کے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ان ممالک میں کینیڈا اور جاپان کے علاوہ یورپین سپیس ایجنسی کے رکن ممالک بھی شامل ہیں۔ امریکی خلائی ادارے ناسا کے ایڈمنسٹریٹر ڈینیئل گولڈن نے خلائی یادگار میں منعقدہ ایک تقریب میں کہا ہے کہ ہم انسانی تاریخ کے دور کو بدل دیں گے۔ امریکہ میں متعین روسی سفیر یلی یورنوسٹوف نے کہا کہ یہ خلائی شہر انسانوں کو خلاء میں بسانے کے منصوبے کی پہلی اینٹ ہے۔ خلائی شہر بسانے کے لئے آئندہ پانچ سالوں میں 45 پروازوں کے ذریعے ایک سو ضروری اشیاء خلاء میں لے جائی جائیں گی۔ اس خلائی شہر میں 5 مکمل لیبارٹریاں بھی ہوں گی۔

OOO

ایرانی سعودی تعلقات بہتر بنانے کی کوشش

ایران اور سعودی عرب روایتی طور پر کبھی بھی گرمجوش سفارتی تعلقات کے حامل نہیں رہے۔ انقلاب ایران کے بعد ایران کی طرف سے حاجیوں کے سعودی عرب جا کر گڑبڑ پھیلانے کے بعد ایران اور سعودی عرب کے تعلقات خاصے کشیدہ ہو چکے ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ سعودی عرب امریکہ کا سب سے بڑا حاشیہ بردار ہے جبکہ ایران امریکہ کا سب سے بڑا دشمن متصور ہوتا ہے۔

لیکن اب ایران کے سابق صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی اس ماہ سعودی عرب کے دورے پر جا رہے ہیں۔ ان کے دورے سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے میں بڑی مدد ملے گی۔ ایران کے ایک موقر انگریزی اخبار "ایران نیوز" نے خبر دی ہے کہ سابق صدر رفسنجانی 20- فروری سے سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔ وہ سعودی رہنماؤں سے اپنی ملاقاتوں میں مسلم امہ کو درپیش مسائل الجزائر میں افغانستان، عراق اور کشمیر پر بات چیت کریں گے۔ رفسنجانی اگرچہ اس وقت ملک کے صدر نہیں ہیں لیکن ابھی بھی ایک اہم عہدہ ان کے پاس ہے۔ وہ ایران کی انقلابی کونسل کے چیئرمین ہیں۔ یہ کونسل ایران کے روحانی لیڈر آیت اللہ خامنائی کا مشاورتی ادارہ متصور ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ 1979ء میں اسلامی انقلاب کے بعد کسی ایرانی لیڈر کا یہ سعودی عرب کا پہلا دورہ ہو گا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

(مہتمم اطفال مجلس الاحمدیہ پاکستان)

OOO

مقابلہ بین العلاقہ مجلس اطفال

الاحمدیہ پاکستان

حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ العلاقہ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان 97-1996ء/76-1375 ھش میں۔

اول۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ لاہور
دوم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ گوجرانوالہ
سوم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ سرگودھا
چہارم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ آزاد کشمیر
پنجم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد
ششم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ سکھر
ہفتم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ بلوچستان
ہشتم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ ملتان
نہم۔ قیادت اطفال الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

OOO

بقیہ صفحہ 4

گزرا اور ہخامنشیوں کا دور شروع ہوا۔ چونکہ یہ لوگ بہادر دلیر اور جنگجو تھے اور اپنی زندگی سپاہیانہ طرز پر گزارتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بچوں کو زیادہ تر جنگی تعلیم دینا شروع کی حکیم افلاطون کہتا ہے۔

"سات برس تک شہزادے کی تربیت خواجہ سرا کرتا۔ سواری اور شکار کرنا سکھاتا' چودہ برس کے بعد اس کی کفالت سے نکل کر چار موبدوں (مذہبی لوگوں) کے سپرد ہوتا۔ جو اسے فلسفہ احکام شریعت کی تعلیم دیتے۔ قوانین حکمرانی سے آگاہ کرتے۔ اور سب سے زیادہ حسن اخلاق اور راست گوئی کی تلقین کرتے۔ اور یہ عہد و پیمان لیتے۔ کہ جب تک زندہ رہے صداقت اور راستی کو ترک نہ کرے۔"

زنوفق لکھتا ہے:۔

شاہزادوں کا مکتب شاہی محل کے سامنے تھا۔ اس عمارت کے چار حصے تھے۔ اول میں پانچ سے سولہ تک کی عمر کے لڑکے تھے ان کی تعلیم بجائے لکھنے پڑھنے کے اخلاق مستورہ راست گوئی' اطاعت بزرگان اور قناعت و سادگی کی تھی' شہسواری' تیراندازی اور زوبین' اگلنی میں بھی انہیں ماہر بنایا جاتا تھا۔ دوسرے حصہ میں دس سال تک رہتے تھے۔ (یعنی 16 سے لے کر 26 سال تک کی عمر میں) اب بادشاہ کے ہمرکاب سیروشکار پر بھی جا سکتے تھے۔ اسی زمانہ میں شبانی' باغبانی' نجاری' اصول ملک داری اور عدالت وغیرہ کی تعلیم حاصل کرتے۔ تیسرے حصہ میں فنون جنگ کی تکمیل ہوتی۔ اور میدان جنگ میں جا کر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھاتے چوتھے درجہ میں قوانین شرع' آئین دواد' فلسفہ اور دیگر علوم وفنون کی تکمیل کی جاتی۔"

مندرجہ بالا تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پہلے ایرانیوں کے پاس کوئی علمی ذخیرہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم نہیں دے سکتے تھے۔ اور یہ شرف صرف نوشیرواں کو ہی حاصل ہے۔ کہ جس نے علمی' ادبی اور تاریخی مواد جمع کر کے ایک دارالعلوم کھول دیا۔ اور آخر یزدگرد نے اپنے عہد میں ان سب کتابوں کو جن کو نوشیروان نے اپنے زمانہ میں اکٹھا کیا تھا۔ دانشور دہقان کے سپرد کر دیا جو ایک مشہور آدمی تھا۔ کہ وہ کیومرث سے لے کر کیخسرو پرویز کے زمانہ تک کے مکمل حالات تاریخ کی صورت میں بنا دے۔ جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

ایران کے جلیل القدر شعراء

ایرانی شعراء کے خیالات کی بلند پروازیاں ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کے ناموں کو زندہ رکھیں گی۔ جن میں سے خصوصاً فردوسی' انوری' دقیقی' حافظ عمر خیام اور شبستری کی شاعری کا سکہ تاقیامت روئے زمین پر بیٹھا رہے گا۔ یہی وہ جلیل القدر شعراء ہیں۔ جن پر سرزمین ایران بجا طور پر نازاں ہے۔ شاعری کے لحاظ سے ان کی شان و شوکت رستم واسفند یار سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ یہ شرف انہیں کو حاصل ہے کہ انہوں نے شاعری میں لطف تاثیر پیدا کر کے اسے ایرانیوں کی اعلیٰ تعلیم اور ایرانی شاعری کی شہرت کا باعث بنایا۔ ایرانی بہادروں پہلوانوں اور شہ زوروں کی داستانیں موثر پیرایہ میں منظوم کر کے اپنے اور ان کے ناموں کو جگایا۔

ایرانی تہذیب وتمدن کا حال بھی انہی کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بادشاہ اور امراء کے رہنے سہنے کا طریقہ کیا تھا۔ درباری عرض و آداب کیسے تھے۔ چوری اور ڈاکہ زنی کی سزا کیا تھی۔ شادی کے کیا طریقے تھے غلام کس حال میں رکھے جاتے تھے۔ زمینوں کی تقسیم اور مالگزاری کے ادا کرنے کے کیا اصول تھے آپس میں خط و کتابت کس طرح ہوتی تھی وغیرہ وغیرہ الغرض ان کی شاعری نے ہی ایران کو علوم کا موجد اور مرکز بنا دیا۔

مصوری اور نقش نگاری اس میں کلام نہیں کہ فن مصوری ہر ایرانی بادشاہ کے عہد میں ترقی پذیر رہا۔ اور وہ اس فن کو خصوصاً معراج کمال تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہے اور اپنے تخیل کو کسی خوبصورت پتھر یا چٹان پر کندہ کر کے اس میں ایسا کمال پیدا کرتے تھے۔ کہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر انسانی تصویر کے اصل اور نقل کو معلوم کرنے کے لئے دھوکا کھا جاتی۔ ایسا نمونہ نقش رستم اور طاق بستاں سے نمایاں ہے۔

سلطان محمد، بزادیرک، اور رضا عباسی نے اس فن کو اپنی خداداد عقل و ذہانت کی مدد سے کندن کی طرح چمکا دیا۔ جس سے ایرانی آرٹ کا سکہ تمام روئے زمین پر بیٹھ گیا۔

ایران کے مختلف شہروں میں ایرانی آرٹ کے دلچسپ اور بیش بہا قیمتی مجموعے موجود ہیں۔ ایرانیوں سے مصریوں نے یہ فن حاصل کیا۔ پھر مصریوں کی اہل چین نے یہ نقل اتاری اور آہستہ آہستہ جاپانی بھی اس کے ماہر ہو گئے۔

آجکل جاپان کی مصوری دنیا میں سب سے اعلیٰ پایہ پر سمجھی جاتی ہے۔ لیکن دراصل یہ ایرانی مصوروں کی ہی نقل در نقل ہے۔ اور حقیقت میں جاپانی مصوری کی جڑ ایرانی آرٹ ہے۔ جاپان ہی کیا یورپ، ہندوستان اور دیگر ملکوں میں بھی ایرانی آرٹ ہر جگہ موجود ہے۔ جن کی تفصیل سے مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔

کبھی فرصت میں سن لینا ہے لمبی داستاں میری

بڑی بڑی مسجدوں، مندروں، قصروں اور محلوں پر آج بھی ایرانی مصوروں کے تخیلات اور نقش و نگار دکھائی دیتے ہیں۔ اور اس فن میں یورپ کے بڑے بڑے ماہروں نے بھی ایران کو استاد قرار دیا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

خاکسار کوئی باقاعدہ لکھاری نہیں ہے۔ مندرجہ بالا چند سطور اندرونی تحریک پر لکھی ہیں۔ تاکہ دوست، ملک مبارک صاحب موصوف اور ان کے تمام رشتہ داروں کے حق میں دعا کرنے کا موقع پائیں۔ میری والدہ صاحبہ آپ کی سگی بھانجی ہیں خاکسار اپنے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہے کہ محترم ملک صاحب کے بعد خاکسار کو بطور صدر جماعت احمدیہ چکوال شہر نامزد کر دیا گیا ہے (جولائی 98ء تک) دعا کریں کہ خدا مجھے، میرے معاونین اور میرے بزرگوں کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 2

کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

فرح سمعیہ
ہیڈ مسٹریس مریم پرائمری سکول
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

OOO

مجلس انصار اللہ۔ ضلع لاہور

ہمارے قابل احترام بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کی مجلس عاملہ گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور اپنی جانب سے اہل خاندان سے دلی تعزیت پیش کرتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت بانی سلسلہ کی پیش خبریوں بابت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو کہ آپ کے والد محترم تھے کے وارث بنے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے باوجود بیماری کے 86 سال کی لمبی عمر عطا فرمائی۔ آپ کو بہت زیادہ خدمات دین کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ نائب صدر کے عہدہ پر مامور رہے۔ اور پھر 13 سال تک انصار اللہ مرکزیہ میں بحیثیت قائد تربیت اور صحت جسمانی وغیرہ رہے۔ متعدد بار امیر مقامی مقرر ہوئے۔ ناظر امور عامہ و خارجہ بھی رہے۔ 1971ء میں ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے اور تا وفات فرائض انجام دیتے رہے۔ نیز صدر صدر انجمن احمدیہ کے فرائض بھی حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کے سپرد فرمائے۔ اس کے علاوہ مجلس مشاورت پاکستان کی صدارت بھی آپ کی خدمات جلیلہ میں شامل ہے۔

ہم آپ کی جدائی پر سوگوار اور غم زدہ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں سوگواران
اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور

OOO

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا چندہ

O ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے خریداران کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ یکم جنوری 1998ء سے سالانہ چندہ مبلغ 60 پاؤنڈ یا 4560/- روپے پاکستانی مقرر کیا گیا ہے۔ خریداران اس حساب سے سالانہ چندہ امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ 346-9221/3 میں جمع کروا کر کوپن نمبر سے نظارت کو مطلع فرماویں تاکہ پرچہ جاری کروایا جا سکے۔

(ناظر اشاعت)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 6- فروری 1998ء

12-30 (رات) جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔ سبق نمبر 13۔
2-00 بزم مشاعرہ۔
3-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
4-25 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کوئز پروگرام تاریخ احمدیت حصہ 26۔
8-15 اردو کلاس۔
9-45 ڈچ زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 7۔ حصہ اول۔
10-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔ سبق نمبر 13۔
12-00 پشتو پروگرام۔احمدیت کا پیغام۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ محفل شعر۔میزبان۔اعظم اکسیر صاحب۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔
5-05 تلاوت۔ملفوظات درس۔خبریں۔
5-30 درود اور نظم۔
6-00 لائیو خطبہ۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
7-30 فرانسیسی پروگرام۔
8-30 خطبہ (98-2-6)۔
10-00 لقاء مع العرب۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔
11-30 اردو کلاس۔

ہفتہ 7- فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات کلاس نمبر 50۔ حصہ اول۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔ اور مسعود الحسن نوری صاحب۔
2-30 خطبہ 98-2-6
3-45 فرانسیسی پروگرام۔
5-05 تلاوت۔ملفوظات۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
6-00 لقاء مع العرب۔98-2-6
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو ایس۔ اے۔ پروڈکشن انٹرویو برادر طارق شریف از ڈاکٹر فضل احمد صاحب۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 کمپیوٹر زہر ایک کے لئے حصہ 45۔
10-00 فرانسیسی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ملفوظات۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات کلاس نمبر 59 حصہ اول۔
12-00 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب اور ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-45 اردو کلاس۔
4-00 ڈاکومنٹری۔ سندھ کے آثار قدیمہ حصہ دوئم۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 سویڈش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 2۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔1۔ آیئے دعا سیکھیں۔ 2۔ مچھلیوں کی پرورش۔ 3۔ ایک پرائیویٹ تفریحی مقام۔
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 98-2-7
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 یروشلم کے بارے میں ایک ڈاکومنٹری۔
11-05 تلاوت۔درس ملفوظات۔

اتوار 8- فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
2-00 مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 95-8-8
4-15 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-25 سویڈش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 2۔ حصہ دوئم
5-05 تلاوت۔درس حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ورائٹی۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن۔ مختلف پروگرام۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 سویڈش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 2۔ حصہ دوئم۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 98-2-7
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ورائٹی۔
12-00 خطبہ 98-2-6
12-30 مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 95-8-8
2-00 لقاء مع العرب 98-2-7
3-00 اردو کلاس۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 65۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔1۔ امامت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں۔ 2۔ تعلیمی پروگرام۔
8-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔
11-05 تلاوت۔خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- فروری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ گورنر پنجاب نے فوری طور پر پنجاب لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) آرڈیننس 1998ء لاگو کر دیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب کے بلدیاتی نظام میں کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس آرڈیننس کے تحت دیہات میں پنچائیت سسٹم اور بڑے شہروں میں میونسپل کارپوریشن کا نظام پیش کیا گیا ہے پنچائیت یونین کونسل کا سربراہ سرپنچ کہلائے گا جو یونین کونسل کا ممبر بھی ہو گا۔ پنچائیت کے ارکان کی تعداد آبادی کے مطابق ہوگی۔ نامزدگی حکومت کرے گی۔ یونین کونسلوں کی تعداد کے مطابق ہی ضلع کونسل کے ارکان منتخب ہوں گے۔ یونین کونسل دس سے 15 ہزار آبادی کے حلقوں پر مشتمل ہوگی۔ تین سو کی آبادی والے ہر گاؤں میں پنچائیت ہوگی۔ جو 5 سے 10۔ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن کا سربراہ لارڈ میئر اور بڑے شہروں میں زونل میونسپل کارپوریشنوں کا سربراہ میئر کہلائے گا۔

○ حکومت پنجاب نے سکولوں' کالجوں سمیت تمام سرکاری تعلیمی اداروں کی فیسوں میں 25 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ پرائمری سطح کی تعلیمی اداروں کے سوا تمام اداروں کے طلباء و طالبات پر یہ فیصلہ لاگو ہو گا۔ فیسوں کی وصولی نئے تعلیمی سال کے آغاز پر ہی شروع ہو جائے گی۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ امن و امان کی صورتحال بہتر ہے تسلی بخش نہیں ہے۔ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں۔ لگتا ہے لاہور کے حالیہ واقعات میں کوئی غیر ملکی ہاتھ ہے۔ سندھ حکومت سے امن و امان کی بحالی کے لئے بھرپور تعاون کریں گے۔ صدر مملکت نے کراچی میں مزار قائد پر حاضری دی اور پھول چڑھائے۔

○ کراچی میں منی چینجز کی برانچ سے 8 لاکھ روپے ڈاکو لے کر فرار ہو گئے۔ مسلح ڈاکوؤں نے برانچ میں گھستے ہی سیکورٹی گارڈز سے ان کا اسلحہ چھین لیا اور رقم لوٹ لی۔

○ کراچی میں مختلف واقعات میں لڑکی سمیت 6۔ افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

○ ملتان کے علاقہ رشید آباد میں ایک 45 سالہ امام مسجد غلام رسول کا گلا کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کی پاکستان میں پولیس کے بارے میں رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستانی پولیس ہر وقت پیسوں کے چکر میں رہتی ہے۔ جس کسی سے پیسہ ملنے کی امید ہوتی ہے اسے اٹھا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ ایک پولیس افسر نے بی بی سی کو بتایا کہ پکوڑے بیچنے والا 200 روپے روزانہ کماتا ہے جبکہ سپاہی کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ تین ہزار روپے ہے۔ جو کرپشن پر مجبور کرتی ہے۔ اس طرح دو پولیس اہلکاروں نے کہا کہ ہم 24 گھنٹے کے ملازم ہیں کوئی ہفتہ وار چھٹی نہیں اگر کوئی چھٹی لے تو تنخواہ کٹ جاتی ہے۔ اور کسی بھی جگہ ڈیوٹی پر طلب کر لیا جاتا ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ پاکستانی حکومتوں نے پولیس اہلکاروں کو ہوٹل کے بیرے بنا دیا ہے۔ جو اپنے "خرچے" ٹپ کے ذریعے پورے کرتے ہیں۔ "اکڑ بکڑ بمبے بو" جس پر بھی 100 آئے پولیس اسے بند کر دیتی ہے۔ پاکستان میں آج بھی 1861 کے برطانوی دور کے پولیس ایکٹ نافذ ہیں۔ جن کے تحت پولیس کا ادارہ کام کرتا ہے۔ ایک پولیس اہلکار نے بتایا کہ ہمارے زخمی ہونے پر ایک لاکھ اور مرنے پر پانچ لاکھ روپے مقرر ہیں مگر یہ رقم ملتی نہیں۔ بی بی سی نے کہا کہ پاکستانی پولیس "مظلوم" ہے تنخواہوں کا تباہ حال ڈھانچہ رشوت پر مجبور کرتا ہے۔ پاکستان میں پولیس کے ہاتھوں زیادتیاں معمول کی بات ہے مگر کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا گیا۔

○ سیکرٹری صحت پنجاب کی ایک تحقیقاتی ٹیم نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر شیخوپورہ نے ادویات کی خریداری میں 33 لاکھ روپے ہڑپ کر لئے ہیں۔ بجٹ سے 10 گنا زائد خرچ کیا۔ تحقیقاتی کمیٹی نے 10۔ افراد کو ملزم قرار دے کر محکمانہ کارروائی کی سفارش کی ہے۔

○ احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان کے بارے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ انہوں نے مری میں انتہائی قیمتی زمین 160 روپے فی کنال لیز پر حاصل کر لی ہے جبکہ اس زمین کو 25 لاکھ روپے فی کنال کے حساب سے لیز پر دیا جا سکتا ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق تفتیشی ادارے نے ریکارڈ حاصل کر لیا ہے۔

○ فتح جنگ میں پراسرار بیماری نے 38۔ افراد کی جان لے لی ہے۔ پراسرار بیماری کا شکار ہونے والے افراد کو پہلے سردرد ہوتا ہے جس کے فوری بعد مریض خون کی قے کر کے دم توڑ دیتا ہے۔ مقامی ڈاکٹر ابھی تک تشخیص نہیں کر سکے۔

○ بھارت نے اپنے وفد کو پاکستان کے دورے سے روک دیا ہے۔ وفد 12 فروری کو پاکستان آ رہا تھا اور سندھ طاس معاہدے کے تحت پاکستانی بیراجوں کا معائنہ کرنا تھا۔

○ سیکنڈری تعلیمی بورڈ لاہور کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی اسناد اور رول نمبر سلپس پر مائیکرو فلمنگ کیمرہ کے ذریعہ امیدواروں کی تصاویر کا عکس نمایاں طور پر منتقل کیا جائے گا۔ داخلہ فارم وصول کرتے وقت تصدیق شدہ سلپ امیدوار کو دی جائے گی جسے کمرہ امتحان میں دکھانا لازمی ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے سیشن کورٹ بم دھماکہ کے مجرم محرم علی کو پھانسی نہ دینے کے حکم میں مزید ایک روز کی توسیع کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ امتیازی لگتا ہے۔ پھانسی کے خلاف اپیل کا حق نہ دینا حیران کن ہے۔

○ واپڈا حکام نے لاہور میں پتنگ بازی کے باعث غیر معمولی ٹرپنگ کے باعث تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پتنگ بازی پر پابندی لگائی جائے۔

○ روس نے واضح کیا ہے کہ امریکہ کو عراق پر حملے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ پاکستان نے بھی کہا ہے کہ عراق کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کی حمایت نہیں کریں گے۔

○ ربوہ کے مذبح خانہ کے قریب لٹ ڈاکوؤں نے 8 بجے شب نصیر آباد اور طاہر آباد جانے والے راہگیروں کو ہزاروں روپے سے محروم کر دیا ایک نوجوان کی موٹر سائیکل چھین لی۔ اور بعض لٹنے والوں کی مزاحمت پر انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان سید نسیم حسن شاہ کی زمینوں کے ٹھیکیداروں کو نامعلوم افراد نے اغوا کرنے کے بعد پچاس لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔

○ حکومت اور تاجروں نے جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ پر اصولی اتفاق کر لیا ہے۔ حتمی فیصلہ چھ فروری کے اجلاس میں ہو گا۔

○ چھوٹے تاجروں نے چھ فروری کو یوم سیاہ منانے اور گیارہ فروری کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ بری فوج کے سابق سربراہ جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ سچ بول دیا تو جھوٹ بولنے والے پھٹ جائیں گے۔ سیاسی مقاصد کے لئے اہم قومی واقعات کے بارے میں ڈھٹائی سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جن واقعات کا عینی شاہد ہوں ان کی روداد قلمبند کروں گا۔

نیا سیزن ★ نئی ورائٹی
سادہ جارجٹ اب ہر کلر میں اور بے شمار پرنٹڈ کوالٹی نیز ہر قسم کے ان سلے برقعے نئے دیدہ زیب کلرمیں
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212666

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت پیکٹ

برائے فروخت
بہترین جائے وقوع رحمٰن کالونی ربوہ۔ رقبہ ایک کنال بالمقابل بلوچ ہاؤس برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب فوری رابطہ کریں۔
ڈاکٹر محمد عبداللہ محلہ عثمان گنج حافظ آباد
فون: 3391 - 0438

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
(گلی کے اندر)
211158

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

تلاش گمشدہ

○ عزیزہ نادیہ صاحبہ بنت مکرم رانا شریف احمد صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی میٹرک کی سند کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے وہ بیعت المنعم دارالنصر غربی (ب) میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔
ضیاء الرحمان
صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لیڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834